بحث و نظر

اُردو الحدیثہ[1] اور مسئلہ اصطلاحات

از الدکتور سلیم الدین

(۱)

جدید تقاضوں کو مدِنظر رکھتے ہوئے اُردو اصطلاحات کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے کوئی شخص خواہ استاد ہو یا ڈاکٹر، وکیل، انجینیئر، سیاست دان، تاجر، جغرافیہ دان، سائنسدان، محاسب، بنک کار یا کلرک ہو، ہر ایک یہ سوال کرتا ہے کہ فلاں چیز کو اُردو میں کیا کہیں گے۔ ہوتا یہ ہے کہ چند اصطلاحات مل جاتی ہیں، بہت سی نہیں ملتیں۔ خصوصاً اعلیٰ تعلیمی سطحوں پر مشکلات پیش آتی ہیں۔

جو اصطلاحات اُردو میں موجود ہیں ان کا ماخذ مختلف زبانیں ہیں۔ مثلاً عربی، فارسی، ہندی، ترکی، انگریزی وغیرہ۔ اندریں صورت اصطلاحات میں ہم آہنگی نہیں پائی جاتی اور وہ آسانی سے یاد بھی نہیں کی جاسکتیں۔ کیونکہ کوئی ایک زبان اصطلاحات کے اساسی ماخذ کے طور پر ہمارے سامنے نہیں ہے۔ انگریزی کو یہی فوقیت حاصل ہے کہ اس کی اصطلاحات کا اساسی ماخذ لاطینی زبان ہے۔ اُردو کے لیے کسی ایک زبان کو اس مقصد کے لیے اساسی حیثیت دینا ضروری ہے۔

اُردو کی اس ضرورت کو عربی بہترین طور پر پورا کرتی ہے کیونکہ اس میں بے انتہا فصاحت ہے۔ اصطلاحات کا ماخذ بننے کی صلاحیت موجود ہے۔ پہلے سے اصطلاحات وضع ہوتی رہی

[1] یعنی جدید اُردو

ہیں۔ اور مصر اور بیروت کی تعلیم گاہوں اور عالم عربی کے اخبارات اور مصنفین کی تحریروں میں مستعمل ہیں۔ لغت کی کتابوں میں شامل ہیں اور ان میں برابر اضافہ ہو رہا ہے۔

اوّل تو ضرورت کی تمام اصطلاحات بنی بنائی اُردو والوں کو مل سکتی ہیں، نئی بنانی پڑیں تو مصر و بیروت کے پروفیسروں اور دانشوروں سے مشورہ لیے بغیر قدم نہ بڑھایا جائے۔ جس طرح لاطینی اصطلاحات تمام یورپین زبانوں کے لیے منبع کا کام دے رہی ہیں، اسی طرح عربی اصطلاحات مشرقی زبانوں کے لیے منبع کا کام دیں گی۔

اصطلاحات سازی میں چند مستثنیٰ صورتیں بھی ہوتی ہیں، مثلاً:۔

۱۔ بعض اوقات کسی بھی دوسری زبان سے اکا دکا اصطلاحات اُٹھائی جاتی ہیں۔

۲۔ بعض صورتوں میں اصل زبان کے اسم خاص ہی کو اختیار کر لیا جائے گا مثلاً ٹیلی وژن

اُردو چونکہ اب پاکستان کی قومی زبان ہے اس میں جتنے زیادہ سے زیادہ عربی کے الفاظ داخل کر دیے جائیں اتنا ہی بہ حیثیت مسلمان ہمارے لیے مفید ہوگا۔ یعنی بین الاقوامی تقاضوں کے تحت اُردو کو ایک مہم کے طور پر عربیانے کی ضرورت ہے۔ بطور مثال مروجہ اُردو الفاظ و مرکبات کے مقابلے میں عربی الفاظ و مرکبات درج کیے جاتے ہیں جو بولنے اور لکھنے میں سہل ہیں۔ ان کو اختیار کر لینا چاہیے۔ ملاحظہ ہوں۔

۱۔	CASUALITY (DEPARTMENT)	شعبہ حادثات یا شعبہ ضرب شدید	قسم اسعاف السریع
۲۔	X-RAY DEPARTMENT	شعبۂ ایکسرے	قسم الاشعاع
۳۔	MALE NURSE	میل یا مرد نرس	ممرّد
۴۔	FEMALE NURSE	عورت نرس	ممردہ
۵۔	RECEPTION	استقبالیہ	استعلامات
۶۔	VACCINATION	ٹیکہ	تطعیم
۷۔	LEFT_RIGHT	چپ راست	یسر یمین
۸۔	AIR LINES	ہوائی راستے (یا سروس)	خطوط الجویہ

اور مثالیں بھی ہیں، مگر ہم نے چند اہم کو پیش کر دیا ہے۔

(۲)

ایڈیٹر ترجمان القرآن کی رائے

[illegible] بھائی ڈاکٹر
سلیم الدین صاحب نے اپنے [illegible] اردو میں عربی اصطلاحات کو
رائج کرنے کی تجویز پیش کی ہے [illegible] دوسرا لسانی [illegible]
[illegible] زبانوں کے [illegible] ان کے نشو و نما، ان کے محاوروں
[illegible] نہیں بلکہ [illegible]
[illegible] الفاظ یا محاوروں یا
[illegible] تو کوئی روک نہیں سکتا ہے
اسی طرح [illegible] عام بنانے کے لیے ہزار تدبیریں اختیار
کریں، [illegible] الفاظ، محاورات اور اصطلاحات کا فنا
رائج ہونا اور ٹوٹ پھوٹ کر غائب ہو جانا بڑی حد تک غیر اختیاری عمل ہے [illegible]
[illegible] ایک وقت [illegible] مولانا آزاد، [illegible] مولانا محمد علی جوہر اور مولانا ظفر علی خاں [illegible] زبان کو رواج حاصل ہوا
تھا جس [illegible] عربیت کا جز [illegible] رہتا۔ مگر یہ زبان آگے نہ چل سکی۔ نئی زبان
نے اس کی جگہ لے لی۔ ایک دور تھا کہ [illegible] اسلوب [illegible] کی بالائی سطح سید سجاد حیدر
یلدرم کی تحریروں میں ملتی ہے۔ اور [illegible] سطح اختر شیرانی [illegible]۔ پھر ایک وہ طرزِ بیان تھا
جس کا ایک [illegible] رابندر ناتھ ٹیگور [illegible] پیش کیا۔ دوسرا [illegible] نے اور تیسرا "ادبِ لطیف"
کا عنوان پانے والی نگارشات نے۔ مگر یہ زبان سب [illegible] اٹھاتی اور کثیر اجزا کو پیچھے
چھوڑتی [illegible] آ پہنچی [illegible]

[illegible] کہ حکومتوں نے [illegible] اختیارات سے کام لے کر جبراً
کوئی زبان (یا نظامِ اصطلاحات) کسی قوم پر ٹھونسنی [illegible] ہو